Regd No. L. 5254

124

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

آز الفضل بیداللہ یؤتیہ من یشاء عسی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

# الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½

فی پرچہ ۱

یوم ۔ چہارشنبہ

۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۷۰

جلد ۳۹/۵ | ۸ ظہور ۱۳۳۰ ہش | ۸ اگست ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۸۳

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ اگست۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کل سے پھر Compression [illegible] شروع ہے۔ گو شدت آنی کم ہو گئی تھی لیکن حرکت وغیرہ پہلے سے ٹھیک ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

کولمبو ۷ اگست۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کولمبو نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر بخیریت پہونچ گئے ہیں۔

پنڈت نہرو کے تار کے جواب میں مسٹر لیاقت علی خان کا مراسلہ

## "پنڈت نہرو نے کشمیر کو ہندوستان کا حصہ قرار دیکر اقوام متحدہ کو للکارا ہے۔ پاکستان کو طاقت سے نہیں جھکایا جا سکتا"

کراچی ۷ اگست۔ آج پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان نے پنڈت نہرو کے تار کے جواب میں کہا ہے۔ کہ پنڈت نہرو نے کشمیر کو ہندوستان کا حصہ کہہ کر نہ صرف اقوام متحدہ کو للکارا ہے۔ بلکہ امن عالم کے لئے بھی ایک مستقل خطرہ پیدا کر دیا ہے۔ آپ نے تازہ ترین مراسلہ میں لکھا ہے کہ ہندوستان اپنے اس ناجائز اور بے بنیاد دعوے کو عسکری طاقت کے بل پر منوانا چاہتا ہے۔ اور فوجیں بھیجکر پاکستان کو ڈرا رہا ہے۔ تاکہ وہ چپ چاپ کشمیر پر قبضہ کرلے لیکن پاکستان اس کے اس دعوے کو پُرزور الفاظ میں رد کرتا ہے۔ پاکستان کو طاقت سے کبھی جھکایا نہیں جا سکتا۔ کشمیر کا فیصلہ صرف کشمیر کے عوام ہی کریں گے کہ وہ کس ملک میں شامل ہوں۔ آپ نے کہا پاکستان جنگ نہیں چاہتا۔ اور اس دعوے کا ثبوت میری وہ تجاویز امن ہیں۔ جن سے جنگ ختم ہو سکتی ہے۔ اس میں صاف ہے کہ دونوں ملک کشمیر کمیشن کی دونوں قراردادوں کے پابند ہیں

باقی رہے کمیشن کے وعدے جن کا ذکر پنڈت نہرو نے اپنی من مانی توضیحات کی آڑ لے کر کیا ہے تو یاد رہے کہ کمیشن کا کوئی وعدہ دونوں ملکوں کو قراردادوں کے متعلق عائد شدہ ذمہ داریوں سے نجات نہیں دلاتا حقیقت یہ ہے کہ کمیشن کے قراردادوں کی بعض توضیحات کر چھوڑی ہیں ہندوستان نے کچھ خود ہی توضیحات کر چھوڑی ہیں اور اب وہ اس من مانے مفہوم سے نہیں ہٹنا چاہتا وہ دعوے کرتا ہے کہ کشمیر کے لوگ ہی بالآخر ریاست کے مستقبل کا فیصلہ کریں گے۔ لیکن اس کا گزشتہ ۳½ سالہ عمل اس کے برعکس ہے اور اور اب وہ اس کوشش میں ہے۔ کہ فوج کی نگرانی میں ایک مصنوعی مجلس آئین ساز قائم کر کے کشمیر پر ہمیشہ ہمیش کے لئے قبضہ کر لے۔

خان لیاقت نے لکھا ہے کہ یہ کہنا بھی غلط ہے کہ چونکہ فوجیں ۲۰ میل دور ہیں۔ لہذا کوئی خطرہ نہیں حالانکہ کشمیر میں مبصروں اور فوج کی موجودگی کے باوجود سینکڑوں حادثات محض معمولی معمولی باتوں پر پیش آ گئے ہیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ ہندوستان کہتا ہے کہ چونکہ پاکستان نے جون میں آزاد کشمیر میں ایک بریگیڈ بھیجا تھا۔ لہذا ہم نے اب ساری فوجیں پاکستان کی سرحد پر بھیجدی ہیں۔ حالانکہ یہ بھی غلط ہے۔ ہم نے جو بریگیڈ بھیجا وہ وہی تھا جو واپس آیا تھا۔ اور اس کے مبصروں کو باقاعدہ اطلاع تھی۔ اور اب بھی اس بریگیڈ کے بعد کشمیر میں پاکستانی فوجوں کی مقدار ہندوستان کے مقابلہ میں ½ ہے۔

آپ نے بہ دلائل یہ بھی ثابت کیا ہے کہ نہروں کے پانی کے معاملہ میں بھی تعطل ہندوستان ہی کی طرف سے پیدا کیا گیا ہے۔ کیونکہ پاکستان نے غیر جانبدار ججوں کا تقرر بھی مان لیا تھا۔ لیکن پاکستان کے مطالبہ پر ہندوستان نے قطعی شکل میں کوئی سمجھوتہ پیش نہ کیا۔ آخر میں آپ نے لکھا ہے کہ ہندوستان نے میری تجاویز امن کو ٹھکرا کر امن عالم کے لئے سخت خطرہ پیدا کر دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کشمیر میں سیاسی ڈھونگ کھڑا کر کے اپنے جارحانہ عزائم پورے کرنا چاہتا ہے۔ اب یہ فیصلہ دنیا کرے گی کہ صحیح راستہ پر کون ہے اور غلط پر کون۔ میری تجاویز امن اب بھی منظور کی جا سکتی ہیں۔ جن سے جنگ کا امکان ختم ہو کر دونوں ملکوں میں اتحاد کا رشتہ استوار ہو سکتا ہے

## مغرب میں امکانی جنگ کا خاتمہ کرنے کیلئے روس کا چار نکاتی پروگرام

واشنگٹن ۷ اگست۔ روس کے صدر نے صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ٹرومین کے نام ایک مراسلہ لکھا ہے جس میں مغرب میں امکانی جنگ کا خاتمہ کرنے کے لئے امن کا چار نکاتی پروگرام پیش کیا ہے۔ یہ مراسلہ رات واشنگٹن میں روسی ناظم الامور نے وزیر خارجہ امریکہ مسٹر ڈین ایچی سن کو دیا۔ اور گزارش کی کہ اسے جلد صدر ٹرومین کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔ یہ مراسلہ دراصل امریکی کانگرس کی اس قرارداد کے جواب میں ارسال کیا گیا ہے۔ جس میں امریکی عوام کی طرف سے دوستی کا یقین دلایا گیا ہے۔ اس مراسلہ میں کم و بیش وہی شرائط ہیں جو روسی مندوب اعلیٰ اکثر جنرل اسمبلی میں پیش کرتے رہے ہیں۔ یعنی اول یہ کہ روس امریکہ برطانیہ اور فرانس اور جمہوریہ چین باہم جنگ نہ کرنے کے ایک معاہدہ پر دستخط کریں (دوم) ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی عائد کی جائے (سوم) اسلحہ سازی میں تخفیف کی جائے۔ اور امریکہ روس سے جو امتیازی سلوک کر رہا ہے اسے ختم کیا جائے۔

## ڈاکٹر فرینک گراہم کی وزیر خارجہ پاکستان سے ملاقات

کراچی ۷ اگست۔ آج صبح اقوام متحدہ کے نمائندے برائے کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم نے وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان سے ۲½ گھنٹے تک ملاقات کی۔ اس ملاقات میں وزیر امور کشمیر مسٹر مشتاق احمد گورمانی اور پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی نے بھی حصہ لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر گراہم ابھی چند دن اور کراچی میں ٹھہریں گے۔ گو ابھی تک کسی اور ملاقات کے لئے تعین نہیں ہوا۔ ملاقات کے بعد وزیر خارجہ نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ ابھی تک جموں و کشمیر سے فوجوں کو غیر مسلح کرنے کے لئے ڈاکٹر گراہم نے کوئی سکیم حکومت پاکستان کو پیش نہیں کی۔ ابھی تک وہ سلامتی کونسل کی قرارداد ۳۰ مارچ ۱۹۵۱ء کے اساس پر بات چیت کر رہے ہیں۔

## کیسانگ کو غیر جانبدار علاقہ قرار دیدیا جائے ورنہ اقوام متحدہ کا وفد گفتگو کرنیکے لئے نہ آئیگا

ٹوکیو ۷ اگست اقوام متحدہ کی فوجوں کے سپریم کمانڈر جنرل رجوے نے کمیونسٹوں سے مطالبہ کیا ہے کہ کیسانگ شہر کو قطعی طور پر غیر جانبدار علاقہ قرار دے دیا جائے۔ اقوام متحدہ کا وفد صرف اسی صورت میں بات چیت میں حصہ لینے کے لئے جائے گا۔ یہ پیغام شمالی کوریا کے کمانڈر اور چینی جنرل کے نام بھیجا گیا ہے۔ آج جنرل رجوے کا یہ مطالبہ ٹوکیو اور کوریا کے سارے ریڈیو سٹیشنوں سے نشر کیا گیا کہ اگر کمیونسٹوں نے اس مطالبہ پر عمل نہ کیا۔ تو سمجھا جائے گا کہ وہ جان بوجھ کر عارضی بات چیت کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

پیکن ۷ اگست۔ دوسری طرف پیکن ریڈیو نے الزام لگایا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی فوجوں نے محاذ جنگ پر اپنی سرگرمیاں اور تیز کر دی ہیں

ٹوکیو ۷ اگست آج ایڈمرل جوائے اور ان کے تین ساتھیوں نے جنرل رجوے سے پھر ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ جنگ بند کرنے کے سلسلے میں حد متارکہ کے تعین کے سلسلہ میں دونوں کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی



ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کے ۳۱ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۸ر اگست ۵۱ء

# آیات اللہ کی مظلومیت

مودودی صاحب نے ایک کتابچہ بنام "مرتد کی سزا اسلامی قانون میں" شائع فرمایا ہے۔ جو بقول ان کے ان مضامین پر مشتمل ہے۔ جو آپ نے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرمائے۔ اور جو ان کے ماہنامہ ترجمان القرآن کے اکتوبر ۱۹۴۲ء سے جون ۱۹۴۳ء تک کے پرچوں میں شائع ہوتے رہے۔ آپ نے ان مضامین کو اب کتابچہ کی صورت میں شائع کرنے کی وجہ جواز یہ بتائی ہے۔ کہ یہ اسلامی قانون کا ایک بڑا معرکۃ الآراء مسئلہ ہے۔ جو اکثر لوگوں کے دلوں میں کھٹک پیدا کرتا رہتا ہے۔

مودودی صاحب کی جماعت کے بعض دوست ہم سے پوچھتے رہتے ہیں۔ کہ ہم اس مسئلہ کی تردید کیوں کرتے ہیں۔ اس کا سیدھا جواب تو یہ ہے کہ یہ اسلامی قانون کا کوئی مسئلہ ہی نہیں۔ فیج اعوج کے درباری مولویوں نے اپنے حریفوں کو سزا دلوانے کے لئے خود گھڑ لیا ہوا ہے۔ اس لئے ایسے غلط مسئلہ کی تردید کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ دوسرا امر یہ ہے کہ اس غلط مسئلہ نے بھی جہاد کے غلط تصور کی طرح اسلام کی اشاعت و تبلیغ روک دی ہوئی ہے۔ اور اسلام کی بدنامی کا باعث بنا ہوا ہے۔ جس کے نتائج ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ موجودہ زمانے میں نہایت خطرناک نکل رہے ہیں۔ امن پسند لوگ اسلام کو ایک تشددی دین سمجھتے ہیں۔ اور اس کو صفحہ ہستی سے مٹا دینا کارِ ثواب خیال کرتے ہیں۔ تیسری بات یہ ہے۔ کہ کابل میں امیر عبدالرحمٰن۔ امیر حبیب اللہ امیر امان اللہ نے اس مسئلہ کی آڑ میں کئی ایک بے گناہ معصوم احمدیوں کو قتل ہی نہیں بلکہ نہایت ظالمانہ طریق سے سنگسار کرایا۔ جس پر تمام مہذب دنیا چیخ اٹھی۔ اور اس طرح اسلام تمام دنیا میں سخت بدنام ہوا۔

چوتھی وجہ یہ ہے۔ کہ جس طرح کی اسلامی حکومت مودودی صاحب پاکستان میں قائم کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ اس میں اسلام کے مسلمہ اور غیر مسلمہ فرقوں کی تمیز کی جائے گی۔ اور بعض فرقوں کو جیسے کہ شیعہ۔ اہلحدیث اور احمدی ہیں غیر مسلم فرقے قرار دیا جانا اغلب ہے۔ اور یہ بھی اغلب ہے کہ ایسی صورت میں جو حاکم فرقہ کا مسلمان ان فرقوں کو قبول کریگا۔ اس کو مرتد قرار دیکر ذبح کیا جائے گا۔ اور پاکستان ایک عظیم ذبح خانہ میں منتقل ہو جائے گا۔ جس میں جانوروں کی بجائے معصوم انسانوں کا خون بہایا جائیگا۔

یہ چار موٹی موٹی وجوہات ہیں ہمارے اس مسئلہ کا بطلان ثابت کرنے کی یعنی

(۱) اسلام کا حقیقی مسئلہ کیا ہے۔

(۲) اسلام کی تبلیغ کے راستہ سے ایک بڑی روک ہٹائی جائے۔

(۳) احمدیت کو درباری علماء کے گزند سے محفوظ کیا جائے

(۴) پاکستان کو معصوم انسانوں کا ذبح خانہ بننے سے روکا جائے۔

یہ بات حیرت ناک ہے۔ کہ ایسے نازک وقت میں جبکہ دشمن نے پاکستان کی سرحدوں پر اپنی افواج جمع کر رکھی ہیں۔ اور ملک کو ہر وقت خطرہ لگا ہے۔ ایسے کتابچہ کی اشاعت مناسب سمجھی گئی ہے۔ خاصکر جبکہ ابھی بہت عرصہ نہیں ہوا۔ کہ حکومت پنجاب نے مولٰنا شبیر احمد صاحب کا اسی قسم کا رسالہ "الشہاب" ضبط کیا ہے۔ دوسرے جگہ پنڈت نہرو جہاد کے غلط تصور کی بناء پر اپنی افواج کو پاکستان کی سرحدوں پر جمع کرنے کا جواز ثابت کر رہے ہیں۔ گویا ان کو مجلس اقوام میں ایک اور بہانہ پیش کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔ کہ پاکستان میں غیر از اسلام مذاہب کے سر پر ہر وقت تلوار لٹکتی رہتی ہے۔ محض "فی سبیل اللہ" کا نعرہ لگانے سے اقوام کے ظنون رفع نہیں ہو سکتے۔

پھر اس وقت جبکہ اقوام متحدہ کی انجمن آزادی ضمیر اور آزادی تبلیغ کے حق کو دنیا کے امن کے لئے نہایت ضروری اصول سمجھتی ہے۔ ایک ایسے مسئلہ کو جس کی قرآن کریم میں جیسا کہ ہم دکھائیں گے نہ صرف یہ کہ کوئی ایسی سزا تجویز نہیں کی گئی۔ جو کوئی دنیاوی عدالت دے سکے بلکہ اس کی صریح تردید موجود ہے اچھالنا پرلے درجہ کی مصلحت نا اندیشی بلکہ شرارت نہیں تو اور کیا ہے؟ ہمیں کامل یقین ہے۔ کہ یہ کتابچہ احراریوں کی انگیخت پر رسالہ "الشہاب" کی کمی پورا کرنے کے لئے شائع کیا گیا ہے۔ جس کے ساتھ جلب زر کا پست جذبہ بھی کارفرما ہے۔ ایک کتب فروش عالم دین کہلانے والے کے لئے منڈی کے گرم و سرد کا اندازہ لگانا اور مانگ کے مطابق اپنا مال بازار میں لانا تجارتی نقطۂ نظر سے بڑی دور اندیشی ہے۔ حالی نے الماس اور آبگینہ کے مکالمہ میں آبگینہ کی زبان سے اس زمانہ کی "منڈی" کا کیا خوب نقشہ کھینچا ہے۔

مسکرا کر آبگینہ نے یہ ہیرے سے کہا
گو کہ ہے رتبہ ترا مجھ سے بڑا اے محترم
مجھ میں اور تجھ میں مگر گر سکتے ہیں جو امتیاز
ہیں مبصر ایسے اس بازار نا پرسان میں کم

تیرے جوہر گو نہیں موجود اپنی ذات میں
تجھ سے اے الماس لیکن اچھے پڑ رہتے ہیں ہم

اسی تمہید کے بعد اس افتتاحیہ میں ہم صرف اتنا دکھائیں گے۔ کہ مودودی صاحب نے اپنی عادت مستمرہ کے مطابق قرآن کریم سے (نعوذ باللہ) اس دفعہ بھی وہ سلوک کیا ہے۔ جو شاید یہودیوں نے بھی تورات کے ساتھ نہیں کیا ہوگا۔ شروع سے لے کر آج تک درباری مولوی ششدر و حیران رہے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں مرتد کی سزا قتل تو یا ذرا سی بھی دنیاوی سزا کیوں نظر نہیں آتی۔ انہوں نے الحمد سے لیکر والناس تک سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں۔ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کروڑوں دفعہ مرتد کی سزا قرآن کریم سے نکالنے کے لئے قرآن کریم کا مطالعہ کیا۔ کئی آیات کا تجزیہ در تجزیہ اور الٹ پلٹ کیا۔ آخر تھک کر سب کو ماننا پڑا۔ کہ قرآن کریم اس مسئلہ میں خاموش ہی نہیں ہے۔ بلکہ کثیر آیات سے اسکی تردید نکلتی ہے۔ جن کی تاویل در تاویل کرنے کی انہیں ضرورت پڑی ہے۔ مگر آج ایک ایسا عالم دین پیدا ہو ہی گیا ہے۔ جس نے قرآن کریم سے ایک آیہ کریمہ نکال کر ہی دم لیا ہے۔ ذرا مودودی صاحب کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے:۔

ذرائع معلومات کی کمی کی وجہ سے جن لوگوں کے دلوں میں یہ شبہ ہے۔ کہ شاید اسلام میں مرتد کی سزا قتل نہ ہو اور بعد کے "مولویوں" نے یہ چیز اپنی طرف سے اس دین میں بڑھا دی ہو۔ ان کو اطمینان دلانے کے لئے میں یہاں مختصراً اس کا ثبوت پیش کرتا ہوں۔

قرآن میں اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے:۔

فان تابوا و اقاموا الصلوٰۃ و اتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین و نفصل الآیات لقوم یعلمون۔ و ان نکثوا ایمانھم من بعد عھدھم و طعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمۃ الکفر انھم لا ایمان لھم لعلھم ینتھون۔ (التوبہ-۲)

پھر اگر وہ (کفر سے) توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں۔ اور زکوٰۃ دیں۔ تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ ہم اپنے احکام ان لوگوں کے لئے واضح طور پر بیان کر رہے ہیں۔ جو جاننے والے ہیں۔ لیکن اگر وہ عہد (یعنی قبول اسلام کا عہد) کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ دیں۔ اور تمہارے دین پر زبانِ طعن دراز کریں تو پھر کفر کے لیڈروں سے جنگ کرو۔ کیونکہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں شاید کہ وہ اس طرح باز آ جائیں۔

یہ آیت سورہ توبہ میں جس سلسلے میں نازل ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ۹ھ میں حج کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے اعلانِ برأت کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس اعلان کا مفاد یہ تھا۔ کہ جو لوگ اب تک خدا اور اس کے رسول سے لڑتے رہے ہیں۔ اور ہر طرح کی زیادتیوں اور بدعہدیوں سے خدا کے دین کا راستہ روکنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ ان کو اب زیادہ سے زیادہ چار مہینے کی مہلت دی جاتی ہے۔ اس مدت میں وہ اپنے معاملے پر غور کر لیں۔ اسلام قبول کرنا ہو تو قبول کر لیں، مقاومت کرنی ہو بچ جائیں گے۔ ملک چھوڑ کر نکلنا چاہیں۔ تو نکل جائیں۔ مدت مقررہ کے اندر ان سے تعرض نہ کیا جائے گا اس کے بعد جو لوگ ایسے رہ جائیں گے۔ جنہوں نے نہ اسلام قبول کیا ہو۔ اور نہ ملک چھوڑا ہو۔ ان کی خبر تلوار سے لی جائیگی۔ اسی سلسلے میں فرمایا گیا۔ کہ "اگر وہ توبہ کرکے ادائے نماز و زکوٰۃ کے پابند ہو جائیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ لیکن اگر اس کے بعد وہ پھر اپنا عہد توڑ دیں۔ تو کفر کے لیڈروں سے جنگ کی جائے"۔ یہاں عہد شکنی سے مراد کسی طرح بھی سیاسی معاہدات کی خلاف ورزی نہیں لی جا سکتی۔ بلکہ سیاقِ عبارت صریح طور پر اس کے معنی "اقرارِ اسلام سے پھر جانا" متعین کر دیتا ہے۔ اور اس کے بعد فقاتلوا ائمۃ الکفر کے معنی اس کے سوا کچھ معنی نہیں ہو سکتے۔ کہ تحریکِ ارتداد کے لیڈروں سے جنگ کی جائے۔" (مرتد کی سزا صفحہ ۱۰۹)

اس کو کہتے ہیں ایک غیر شعوری مجتہد کی دانشمندانہ سحر کاری جس کے سامنے ع

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

والا مصرعہ بھی شرم سے پانی پانی ہو جاتا ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مودودی صاحب نے اپنے لیفٹیننٹ مولانا امین احسن اصلاحی سے جس کی عالمانہ قابلیت کا ذکر آپ نے انتخابی مہم کے وقت بڑے زور و شور سے کیا تھا۔ چھپ چھپا کر یہ کتابچہ شائع فرما دیا ہے۔ ورنہ وہ مودودی صاحب کو ضرور متنبہ کرتے۔ کہ ان آیات کریمہ کا مرتد کی سزا کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ کیونکہ وہ بار بار اپنی تحریرات میں لکھ چکے ہوئے ہیں۔ کہ ان آیات میں ان لوگوں کے ساتھ سلوک کا ذکر ہے۔ جن پر نبی خود اتمام حجت کر چکا ہو۔ اور وہ ایمان نہ لائے ہوں۔

معلوم ہوتا ہے کہ مودودی صاحب نے اس عبارت کا جب پہلا حصہ لکھ لیا۔ تو وہ خود اپنے آپ سے بھی چھپ گئے۔ اور جو کچھ پہلے لکھ چکے تھے وہ فراموش ہو گیا۔ "جو Trance" سکر کے عالم میں خود بخود یہ لکھا گیا۔ کہ

"یہاں عہد شکنی سے مراد کسی طرح بھی سیاسی معاہدات کی خلاف ورزی نہیں لی جا سکتی۔ بلکہ سیاقِ عبارت صریح طور پر اس کے معنی "اقرارِ اسلام سے پھر جانا" متعین کر دیتا ہے۔ اور فقاتلوا ائمۃ الکفر کے معنی اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتے کہ تحریکِ ارتداد کے لیڈروں سے جنگ کی جائے۔"

(باقی صفحہ ۸ پر)

125

# حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے

## چند پرانے غیر مطبوعہ رؤیا

بعض پرانے مسودات کو دیکھتے ہوئے مجھے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے چند ایسے رؤیا نظر آئے ہیں۔ جو "الفضل" میں اب تک شائع نہیں ہوئے۔ چونکہ حضور کے یہ رؤیا غیب کی کئی اہم خبروں پر مشتمل ہیں۔ اس لئے احباب کی خدمت میں ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

(خاکسار۔ محمد یعقوب مولوی فاضل از مدینہ)

---

(۱)

۱۲ جنوری ۱۹۴۵ء کو حضور نے فرمایا۔

پرسوں کی بات ہے میں نے ایک رؤیا دیکھا جو صبح بھول گیا۔ اس دن ملنے والوں میں مولوی نور الدین صاحب منیر بھی تھے۔ وہ تبلیغ کے متعلق اپنی رپورٹ لائے تھے۔ ضلع گورداسپور کے متعلق سوال تھا کہ مبلغین کہاں کہاں بھیجے جائیں۔ انہوں نے میرے آگے نقشہ پھیلا دیا۔ ہم نقشہ دیکھ رہے تھے تاکہ مبلغین کے لئے جگہیں تجویز کریں۔ کہ دیکھتے دیکھتے ایک گاؤں طالب پور آ گیا۔ انہوں نے کہا یہ طالب پور ہے اور اس کے نزدیک بھنگو ال ہے۔ یہاں بھی ایک مبلغ رکھا جا سکتا ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ نے تو طالب پور کا نام لے کر مجھے ایک خواب یاد کروا دی ہے۔

خواب میں میں نے یہ دیکھا تھا کہ طالب پور کے ایک احمدی ہیں۔ وہ میرے سامنے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں سفر پر کہیں دور جا رہا ہوں۔ اس کا اگلا حصہ مجھے یاد نہیں رہا۔

رؤیا میں بعض دفعہ انسان کسی کو دیکھتا ہے۔ تو اس کا تعلق اس شخص کے رشتہ داروں سے ہوتا ہے خود اس کی ذات سے نہیں ہوتا۔ اگر باپ کو دیکھا جائے تو بیٹا مراد ہوتا ہے۔ اگر بیٹے کو دیکھا جائے تو باپ مراد ہوتا ہے۔ پیر کو دیکھا جائے تو مرید مراد ہوتا ہے۔ اور اگر مرید کو دیکھا جائے تو پیر مراد ہوتا ہے۔ بہرحال یہ ایک رؤیا تھا جو میں نے دیکھا۔ اور جس میں کسی احمدی دوست کے کسی دور کے سفر پر جانے کا اشارہ تھا۔

دوسرے دن چوہدری انور احمد صاحب جو چوہدری نذیر احمد صاحب کے داماد ہیں مجھے ملنے کے لئے آئے اور کہنے لگے کہ میں سسرال سے آیا ہوں اور اب کلکتہ جا رہا ہوں۔ اس طرح یہ خواب دوسرے ہی دن پوری ہو گئی۔ اس خواب کے تیسرے دن چوہدری نذیر احمد صاحب کی لڑکی آئیں۔ اور بارہ بجے کے قریب مجھے اندر سے پیغام آیا کہ چوہدری نذیر احمد صاحب کی بیٹی آئی ہیں اور وہ رخصت ہونا چاہتی ہیں۔ میں کام چھوڑ کر اندر آ گیا۔ اور انہیں رخصت کیا۔ انہوں نے بھی بتایا کہ میں کلکتہ جا رہی ہوں۔ اس طرح یہ خواب ایک دفعہ پھر اپنی ظاہری شکل میں پوری ہو گئی۔ اس رؤیا کا یہ ایک عجیب پہلو ہے کہ پہلے دن نقشہ کے ذریعہ خواب یاد آئی۔ دوسرے دن چوہدری نذیر احمد صاحب کے داماد ملے جو کلکتہ جا رہے تھے اور تیسرے دن ان کی بیٹی آ کر مل گئیں۔ اور کہا کہ میں کلکتہ جا رہی ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض دفعہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو رؤیا دکھلایا جاتا ہے۔ وہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے پورا کیا جاتا ہے۔ تاکہ دیکھنے والے کے ایمان میں تازگی پیدا ہو۔ اور اس کی روحانیت ترقی کرے۔

(۲)

گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

پانچ چھ دن کی بات ہے میں نے رؤیا دیکھا کہ میں ایک بہت بڑے میدان میں کھڑا ہوں اور جس طرف میرا منہ ہے اس کے بالمقابل ایک عمارت ہے۔ اس کی دیواریں اور چھتیں جست کی چادروں کی ہیں۔ اور اس کے بڑے بڑے پھاٹک ہیں۔ جیسا کہ بڑے بڑے سٹیشنوں یا بندرگاہوں پر عمارتیں بنائی جاتی ہیں۔ تاکہ ان میں مال رکھا جائے۔

اس عمارت میں کچھ لوگ کھڑے ہیں۔ جن کے چہرے دور ہونے کی وجہ سے مجھے اچھی طرح نظر نہیں آتے۔ صرف چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو میں نے پہچانا ہے۔ جو ان کے سامنے کھڑے ہیں وہ مجھے دیکھ کر دوڑ کر میری طرف آئے۔ اور کہنے لگے۔ کیا یہ اس طرح ہے؟ ان کا سوال تو مجھے یاد نہیں رہا۔ لیکن اتنا یاد ہے کہ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا یہ اس طرح ہے؟ میں نے کہا نہیں اس طرح نہیں بلکہ اس طرح ہے۔ میرا یہ جواب سنکر وہ واپس چلے گئے۔

اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ گورنمنٹ کے بڑے بڑے آفیسرز ہیں۔ اور انہوں نے مجھ پر کوئی الزام لگایا ہے۔ اور چوہدری صاحب اس کی تردید کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ تم نے ان پر یہ الزام لگایا ہے۔ اور تم جھوٹ بولتے ہو۔

اس کے بعد چوہدری صاحب مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ ایک جگہ ایسی سیڑھیاں آئیں جیسے سٹیشنوں پر ہوتی ہیں۔ اور ہم نے ان پر چڑھنا شروع کر دیا۔ مگر میرے ذہن میں اس وقت یہ نہیں آتا کہ مجھے چوہدری صاحب کہاں لے جا رہے ہیں۔ اور کیوں لے جا رہے ہیں؟ اوپر چڑھ کر ہم کھڑے ہو گئے۔ ابھی ایک دو منٹ بھی نہیں گزرے تھے۔ کہ چار یا پانچ مزدور دوڑتے ہوئے آئے۔ ان کو دیکھ کر چوہدری صاحب کہنے لگے وقت پر آ گئے۔ میں کہتا ہوں ان مزدوروں کا گورنمنٹ کے جھگڑے سے کیا تعلق ہے۔ چوہدری صاحب نے کہا میں نے ان کو سٹیشن پر اسباب لانے کے لئے بلایا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے بھی کہا کہ ساتھ چلیں۔ چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا۔ چوہدری صاحب اور مزدور تیزی کے ساتھ مجھ سے آگے آگے جا رہے ہیں۔ اور میں آہستہ آہستہ سیڑھیوں پر سے اتر رہا ہوں۔ جب میں نیچے اتر آیا۔ تو میں نے دیکھا کہ چوہدری صاحب بے تحاشا واپس بھاگے چلے آ رہے ہیں میں انہیں دیکھ کر حیران ہوا کہ یہ کیا بات ہے وہ کہنے لگے ڈاکوؤں نے حملہ کیا ہے۔ اور ان کے ساتھ مصری صاحب بھی ہیں۔ اس وقت چوہدری صاحب کے پاس اسباب نظر نہیں آتا۔ چوہدری صاحب تیزی کے ساتھ سیڑھیوں پر چڑھنے لگے اور مجھے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے کہنے لگے جلدی چلیں۔ چنانچہ میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلا۔ جب میں اوپر پہنچا۔ تو ایک پلیٹ فارم پر سے گزرتے ہوئے میں نے دیکھا کہ ایک مکان ہے جس میں ایک کمرہ ہے۔ اور چھوٹا سا صحن ہے۔ وہاں حضرت ام المومنین اور میاں بشیر احمد صاحب بیٹھے ہیں۔ میں نے ان کو دیکھ کر خیال کیا چلو یہیں ٹھہر جاتے ہیں۔ لیکن ایک آدمی نے کہا آگے جائیے۔ میں نے کہا کہاں جاؤں؟ وہ کہنے لگے سڑک پر سیدھے چلے جاؤ۔ اس میں پہاڑی راستہ بھی آئے گا۔ اس کے بعد حفاظت کی جگہ ہے۔ میں نے کہا اس حفاظت کی جگہ کی نشانی کیا ہے۔ وہ کہنے لگا نواب صاحب بہاولپور کی کوٹھی میں سے یہ راستہ ہو کر جائے گا۔ چنانچہ میں اس خیال سے چل پڑتا ہوں کہ نواب صاحب کی کوٹھی سے کسی سے حفاظت کی جگہ پوچھ لوں گا۔ اس کے بعد میں نے چوہدری صاحب کو نہیں دیکھا۔ جاتے جاتے ایک موڑ سے مڑ کر میں نے دیکھا کہ کوئی بڑی گہری اترائی ہے۔ اور اس میں ایک پگڈنڈی ہے۔ جو ڈیڑھ فٹ چوڑی ہے۔ میں حیران ہوں کہ کس طرح اتروں۔ پہلے تو میں پہاڑ پر چڑھ جاتا تھا۔ لیکن اب دل کی کمزوری کی وجہ سے نہیں چڑھ سکتا۔ میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں گیا تو کمزوری کی وجہ سے کہیں چکر نہ آنے لگ جائیں۔ لیکن پھر بھی میں کہتا ہوں چلنا چاہیئے۔ لیکن پگڈنڈی اتنی سیدھی ڈھلوان میں سے ہو کر جاتی ہے۔ کہ انسان اس پر بغیر کسی سہارے کے نہیں چل سکتا۔ بہرحال میں اس پر چل پڑتا ہوں۔ تھوڑی دور جا کر میں نے دیکھا کہ کھمبے کی تاروں کی طرح پانچ چھ تاریں پگڈنڈی کے ساتھ ساتھ چلی جا رہی ہیں۔ میں ان پر ہاتھ رکھتا ہوں۔ تو کوئی کہتا ہے یہ کہیں گر نہ جائیں۔ میں کہتا ہوں یہ بنی ہی اس لئے ہیں کہ ان پر ہاتھ رکھ لئے جائیں۔ جب میں ان پر ہاتھ رکھتا ہوں۔ تو میری رفتار بہت تیز ہو جاتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں اُڑ رہا ہوں۔ اور جب میں قدم

مارتا ہوں تو میرا قدم ایک فٹ یا دو فٹ پر نہیں بلکہ سو سو فٹ پر جا پڑتا ہے۔ اس طرح چلتے چلتے میں ایک جگہ پہنچا ہوں جو نواب صاحب کی کوٹھی ہے۔ میں وہاں اترا تو دیکھا کہ وہاں اماں جان موجود ہیں۔ میں حیران ہوں کہ یہ یہاں مجھ سے پہلے کس طرح پہنچ گئیں۔ میں تو ان کو پیچھے چھوڑ آیا تھا۔ پھر میں یہاں سے بھی آگے چلتا ہوں اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ راستہ گھاٹیوں میں سے نہیں بلکہ نواب صاحب کے کمروں میں سے ہو کر جاتا ہے۔ میں ان کمروں میں سے گذرتا چلا جاتا ہوں۔ وہاں قالین اور غالیچے وغیرہ بچھے ہوئے ہیں۔ آخر راستہ قطع کر کے میں ایک جگہ پہنچتا ہوں۔ جہاں ہمارے ٹھہرنے کا انتظام ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہاں بھی ام المومنین موجود ہیں میں حیران ہوں کہ وہ یہاں بھی آگئی ہیں۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔

اس خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ ہم پہلے ہوں گے مگر خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہمارے ساتھ ہوگی اور اس کی رحمت اور فضل ہمارے شامل حال ہوگا۔ ہم پر دشمنوں کی طرف سے الزام کا لگایا جانا اور چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کا اس کی تردید کرنا اور پھر ہمارا حفاظت کے مقام پر پہنچ جانا یہ بتلاتا ہے کہ ہمیں مشکلات تو پیش آئیں گی۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل اور اسکی رحمت اور اسکی تائید کے ساتھ ہم ان مشکلات میں سے بچ کر نکل جائینگے

(۳)

۵ جون ۱۹۴۷ء کو حضور نے بعد نماز مغرب فرمایا :-

آج رات میں نے ایک رویا دیکھا جو اس وقت میں دوستوں کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ایک اتفاق کی بات ہے کہ جس گاؤں کے متعلق مجھے رویا میں کچھ دکھایا گیا ہے۔ اسی گاؤں کے دو آدمی بھی میری ملاقات کے لئے آئے تھے۔

میں نے رویاء میں دیکھا کہ میں کسی کام کے لئے قادیان سے باہر گیا ہوں۔ یہ یقینی تو نہیں مگر غالباً بٹالہ میں گیا ہوں۔ کسی مکان کا ایک بڑا سا کمرہ ہے۔ جس میں ایک چارپائی پر میں بیٹھا ہوا ہوں اسوقت ایک سکھ مجھ سے ملنے کے لئے آیا اور خواب میں سمجھتا ہوں کہ وہ مجھ سے کسی امداد کا طلبگار ہے۔ میری چارپائی کے پاس ہی ایک خالی کرسی پڑی ہوئی ہے۔ اس پر وہ سکھ بیٹھ گیا۔ اور اس نے ذکر کیا کہ سردار سندر سنگھ صاحب مجیٹھہ والے نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ خواب میں میں اس کی اس بات پر حیران ہوتا ہوں کہ سردار سندر سنگھ مجیٹھہ والے تو فوت ہو چکے ہیں۔ انہوں نے اسکو کس طرح بھیجا ہے۔ یوں میں ان سے اچھی طرح واقف تھا۔ وہ وزیر بھی رہے اور ان کے ساتھ ہمارے تعلقات بھی تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ الیکشن کے متعلق کوئی بات چیت ہے اور ہم سے مدد مانگی جا رہی ہے۔

(مجیٹھہ امرتسر کے علاقہ میں ہے لیکن جب سردار سندر سنگھ صاحب ممبری کے لئے کھڑے ہوئے تھے تو امرتسر کے علاقہ میں نہیں بلکہ بٹالہ کے علاقہ میں کھڑے ہوئے تھے۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو اپنے علاقہ میں کامیابی کی امید نہ تھی اور وہ بٹالہ کے علاقہ میں اسلئے کھڑے ہوئے تھے کہ ہمارے ساتھ ان کے تعلقات تھے۔ اور ہمارے بہنوئی نواب محمد علی خاں صاحب مرحوم کے چیفس کالج میں ہم جماعت بھی رہ چکے تھے۔ اور چونکہ بٹالہ کے علاقہ میں ہمارا اثر کافی تھا۔ اس لئے وہ اسی حلقہ سے کھڑے ہوئے)

اس سکھ نے مجھے کہا مجھے سردار سندر سنگھ صاحب مجیٹھہ والے نے آپ کے پاس امداد کے لئے بھیجا ہے کیا آپ کچھ امداد دیں گے؟ میں نے کہا ہاں جب سردار صاحب پہلے کھڑے ہوئے تھے تو ہم نے ان کی امداد کی تھی اور وہ کامیاب بھی ہو گئے تھے۔ پھر ان کے بیٹے سردار کرپال سنگھ صاحب کھڑے ہوئے۔ تو انہوں نے مجھے خط لکھا کہ کیا آپ ہماری مدد کریں گے۔ میں ان دنوں سندھ میں تھا۔ میں نے انہیں جواب لکھا کہ ہم آپ کی مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن جب میں قادیان واپس آیا۔ تو ان کا کوئی آدمی مدد لینے کے لئے میرے پاس نہ پہنچا اور وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ اس پر میں نے انہیں خط لکھا کہ ہم تو آپ کی مدد کے لئے تیار تھے مگر آپ نے اپنا کوئی آدمی ہمارے پاس نہ بھیجا۔ اس کے جواب میں ان کا پیغام آیا کہ ہاں آپ نے تو مدد کا وعدہ کر دیا تھا مگر افسوس ہے کہ بعض وجوہات کی بناء پر میں آپ سے مدد نہ طلب کر سکا۔ چنانچہ ایک وجہ انہوں نے یہ لکھی کہ مجھے مشورہ دیا گیا تھا۔ کہ اگر آپ نے احمدیوں سے مدد لی تو ہندو اور سکھ آپ کا ساتھ نہ دیں گے اور ناراض ہو جائیں گے۔ اس لئے میں نے آپ کو مدد کے لئے نہ لکھا۔ اب میں پچھتا رہا ہوں کہ میں نے غلطی کی تھی۔ پھر میں نے اس سکھ سے کہا کہ جب سردار کرپال سنگھ صاحب کے بڑے بھائی کھڑے ہوئے تو انہوں نے بھی ہم سے کوئی مدد نہ چاہی اور ہمارے ساتھ تعلق نہ رکھا۔ اس کے بعد میں نے کسی سے کہا کہ جماعت کھوکھر کو بلاؤ۔ کھوکھر کی جماعت کے بہت سے آدمی اس کمرہ میں آ گئے۔ ویسے تو جہاں تک میرا علم ہے۔ کھوکھر کی جماعت کے آدمی تھوڑے ہیں مگر خواب میں میں دیکھتا ہوں کہ ان لوگوں کے آنے سے کمرہ بھر گیا۔ اور ان کی تعداد اسی اور سو کے درمیان معلوم ہوتی ہے۔ میں نے ان سے پوچھا آپ کے کتنے ووٹ ہیں۔ ان میں سے ایک بوڑھے آدمی نے کسی احمدی کا نام لے کر کہا کہ اس کا ایک ووٹ ہے اس کے بعد اس نے بِیل بِیل کا لفظ متواتر بولنا شروع کر دیا۔ میں خواب میں سمجھتا ہوں کہ یہ شخص مجلس میں بولنے سے گھبرا رہا ہے۔ پھر وہی شخص کوئی نام لیتا ہے اور اس کے بعد پھر بِیل بِیل کہنا شروع کر دیتا ہے۔ اس پر میں نے اس بڈھے سے کہا آپ ایک طرف ہو جائیے میں دوسروں سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ اتنا کہنے کے بعد پھر مجھے خیال آیا کہ اس بڈھے سے پوچھنا تو چاہیئے کہ بِیل بِیل کہنے سے اس کی کیا مراد ہے۔ چنانچہ میں نے بڈھے کو بلا کر پوچھا کہ آپ بِیل بِیل کیا کہہ رہے تھے۔ اس پر بڈھے نے ایک عجیب بات سنائی۔ اور اسوقت یوں معلوم ہونے لگا کہ بڈھا گھبراتا نہیں ہے اور اب اسکو اپنے نفس پر قابو ہے۔ بڈھے نے کہا ہمارا ایک آدمی ہے۔ اس کو کہیں گرنے سے ہونٹوں پر چوٹ لگ گئی۔ اور اسکے ہونٹ بہت موٹے اور بھدے ہو گئے تھے جس کی وجہ سے اس کو بیل کے نام سے پکارا جاتا ہے گویا اصل نام اس کا اور ہے مگر ہونٹوں کی نسبت سے اس کی اَل بیل پڑ گئی ہے (جیسے عام طور پر لمبے آدمی کو لمبو اور چھوٹے قد والے کو ٹھنگنا یا گیٹھا ٹھٹھیا کہہ دیا کرتے ہیں) جب وہ بڈھا بیل کے لفظ کی تشریح کر رہا تھا۔ تو وہ سکھ بیچ میں بول پڑا۔ اور اس نے کہا کہ سردار صاحب آپ کا شکریہ ادا کرتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ میں جماعت احمدیہ قادیان اور جماعت احمدیہ لاہور کا بھی ممنون ہوں یہ سنکر ہماری جماعت کے دوستوں کو غصہ آیا۔ اور ان میں سے کسی نے کہا کہ ووٹ تو سارے ہمارے ہیں۔ ان کا کیا ہے۔ ہمارے پندرہ ہزار ووٹ ہیں اور ان کے پندرہ سو بھی نہیں۔ اس وقت خواب میں میں بھی سمجھتا ہوں۔ کہ بٹالہ کے علاقہ میں ہماری جماعت کے ووٹوں کا اندازہ پندرہ ہزار ہے۔ اس کے بعد اس سکھ نے نوٹوں کا ایک گٹھا میری چارپائی پر رکھ دیا۔ جیسے کوئی ہدیہ پیش کرتا ہے۔ مجھے خواب میں خیال گذرتا ہے کہ نوٹوں کا گٹھا اسلئے پیش کر رہا ہے کہ لوگوں کی مہمان نوازی پر جو اخراجات ہوں۔ وہ اس میں سے ادا کئے جائیں اور خواب میں میں سمجھتا ہوں کہ ان نوٹوں کی مالیت ڈیڑھ سو روپیہ ہے میں نے اس سکھ سے کہا۔ ایسے موقعہ پر ہم کسی شخص سے کچھ نہیں لیا کرتے۔ اس کے بعد اس نے ایک اور گٹھا نوٹوں کا میری طرف پھینکا۔ مگر میں نے کہا ہم آپ سے کچھ نہیں لینگے کیونکہ یہ طریق اخلاق کے خلاف ہے اسکے بعد مجھے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نظر آتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا۔ ان کے کھانے کا انتظام کیا جائے۔ وہ کہتے ہیں۔ اسوقت اور تو کوئی موزوں آدمی نہیں ہے کیا یہ انتظام میاں خلیل احمد صاحب کے سپرد کر دوں۔ میں نے کہا کسی کے بھی سپرد کر دیں۔ بہر حال انتظام ہونا چاہیئے۔ اسکے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

فرمایا۔ واقعات بالکل اسی طرح گذرے ہیں جیسا کہ خواب میں مجھے دکھائے گئے ہیں۔ سردار سندر سنگھ صاحب مجیٹھہ والوں کا واقعہ بھی اسی طرح تھا۔ اور سردار کرپال سنگھ صاحب کا جو واقعہ خواب میں آیا ہے وہ بھی بالکل ویسے ہی تھا۔ میں نے ان کے ممبری کے لئے کھڑے ہونے کے وقت ان کے خط کے جواب میں سندھ سے لکھا تھا کہ ہم آپ کی مدد کریں گے۔ مگر جب ہم واپس قادیان آئے۔ تو ان کا کوئی آدمی ہمارے پاس نہ پہنچا۔ اور انہوں نے ہم سے مدد نہ لی۔ اور جب ان کے ہار جانے پر ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے مدد کیوں نہ لی۔ تو انہوں نے کہلا بھیجا کہ مجھے ہندوؤں اور سکھوں نے ورغلایا تھا کہ ان سے مدد نہ لی جائے۔ اور اب اسی وجہ سے میں ہار گیا ہوں۔ اور افسوس کر رہا ہوں کہ مدد کیوں نہ لی گئی۔ پھر ان کے دوسرے بھائی کا بھی خواب میں ذکر آیا ہے۔ اور اسی رنگ میں آیا ہے کہ انہوں نے بھی مدد نہ لی۔

یہ رویاء پردے کی ہے اور اس کا پورا انکشاف مجھ پر نہیں ہو سکا۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سکھوں کو مسلمانوں کی مدد کی ضرورت پڑے گی۔ اور ان کی مدد کے بغیر ان کو امن نہیں ملے گا۔ عجیب بات یہ ہے کہ اب جب کہ باہر سے آنے والے دوستوں نے مجھ سے ملاقات کی۔ تو ان میں دو آدمی اسی جگہ کے تھے۔ جس کے ساتھ خواب کا تعلق ہے یعنی مجیٹھہ کے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رویاء کوئی خاص مقصد رکھتی ہے۔)

**دعائے مغفرت** :- میرا لڑکا اظہر محمود جس کی عمر سات ماہ تھی ۲۳/۶/۵۱ کو گجرات میں فوت ہو گیا۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ بچے کے لئے دعا فرما دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسکو جنت الفردوس میں داخل فرمادے۔ اور والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما دے۔" آمین (محمد شفیق ریف ٹیکنیکل کالج واگہ واگہ نیو ساؤتھ ویلز آسٹریلیا)

## (۴)

۲۳ جون ۱۹۴۷ء کو بعد نماز مغرب حضور نے فرمایا:۔

پرسوں رات میں نے رؤیا میں دیکھا کہ جیسے میں اپنے دفتر میں ہوں اور نیچے سے چودھری ظفر اللہ خانصاحب اور میاں بشیر احمد صاحب کی آوازیں آرہی ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجھ سے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

اس خواب سے میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ ظفر سے مراد کامیابی ہوتی ہے اور بشیر سے مراد بشارت ہوتی ہے اس لئے خدا تعالےٰ نے کسی فتح اور بشارت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ خود اس کو پورا کرنے کے سامان پیدا فرمائے۔

## (۵)

دوسرا رؤیا جو میں نے دیکھا ہے اس کی تعبیر پوری طرح میری سمجھ میں نہیں آسکی۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب رضؓ کی یوں تو بہت سی بیٹیاں تھیں۔ مگر اس وقت ان کی صرف ایک لڑکی زندہ ہے باقی فوت ہو چکی ہیں۔ وہ لڑکی جو زندہ ہے وہ میاں عبداللہ خان صاحب افغان کے بیٹے عبدالرحیم صاحب سے بیاہی ہوئی ہے یہ رؤیا انہی کے متعلق ہے۔

میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک مکان اس قسم کا ہے جیسے فوجی بارکیں ہوتی ہیں۔ یعنی وہ شیڈ سا بنا ہوا ہے اور اس پر ٹین کی چادریں پڑی ہوئی ہیں۔ میں اس شیڈ کی طرف گیا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ ملک غلام فرید صاحب کھڑے ہیں وہ مجھے بلاتے ہیں اور پاس ہی کھڑے ہوئے ایک شخص کی طرف اشارہ کرکے کہتے ہیں۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب رضؓ کے اس داماد نے ان کی بیٹی کو چھوڑ دیا ہے اور یہ اس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا۔ ملک غلام فرید صاحب نے جس شخص کے متعلق کہا ہے کہ اس نے مولوی سید سرور شاہ صاحب رضؓ کی بیٹی کو چھوڑ دیا ہے نہ تو اس کی شکل عبدالرحیم صاحب جیسی ہے اور نہ ہی خواب میں میں اس کو عبدالرحیم سمجھتا ہوں۔ وہ شخص سفید رنگ کا ہے اور اس کا قد بہت اونچا تو نہیں البتہ درمیانہ قد سے اونچا ہے اور اس نے لباس بھی ایسا پہن رکھا ہے جیسے عام طور پر آسودہ حال تاجر پہنا کرتے ہیں اور وہ مکان جس میں ہم کھڑے ہیں وہ اس قسم کا ہے جیسے پہاڑوں پر دکانوں کے آگے شیڈ سے بنے ہوتے ہیں۔ ملک غلام فرید صاحب اس طرز میں بات سناتے ہیں کہ ایک طرف تو اس کی غلطیاں بیان کر رہے ہیں کہ اس نے مولوی سید سرور شاہ صاحب رضؓ کی لڑکی کو چھوڑ دیا ہے اور اس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا اور دوسری طرف اس کی دلجوئی بھی کر رہے ہیں کہ غلطیاں بیان کرنے کی وجہ سے وہ کچھ برا محسوس نہ کرے۔ بہر حال ملک غلام فرید صاحب نے اس سلسلۂ کلام کو اس طرح شروع کیا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ اسی قسم کی اور بھی بہت سی باتیں انہوں نے کیں جو اس وقت مجھے یاد نہیں مگر اتنا یاد ہے کہ جب ملک غلام فرید صاحب بات کرتے ہیں تو وہ شخص ان کے ہر فقرہ کے ختم ہونے پر کہتا ہے توبہ توبہ۔ باتیں کرتے کرتے ملک غلام فرید صاحب نے مسکرا کر کہا۔ انہوں نے دو کمرے رکھے ہوئے ہیں ایک کمرے میں ان کے ملازم اور نوکر چاکر رہتے ہیں اور دوسرا کمرہ انہوں نے اپنے لئے رکھا ہوا ہے اور یہ نوکروں کے کمرہ میں ان پر سختی کرنے کے بعد دوسرے کمرہ میں چلے جاتے ہیں۔ معلوم نہیں وہ کمرہ انہوں نے کس غرض کیلئے رکھا ہوا ہے۔ اس فقرہ کے ختم ہونے پر بھی اس شخص نے کہا توبہ۔ توبہ۔ اس کے بعد جب ملک غلام فرید صاحب نے اس کی غلطیوں کے متعلق اس کو سمجھانے پر زیادہ زور دیا تو اس نے کہا یہ واقعی میری غلطی ہے اور میں اب اس لڑکی کے ساتھ صلح کر لوں گا۔ اس پر میں نے کہا۔ اگر تم اس لڑکی کے ساتھ صلح بھی کرو گے تو تم اپنے نفس کی خواہش کو پورا کرنے والے ہوگے۔ کیونکہ وہ لڑکی تمہاری بیوی ہے اور تمہارا اپنی بیوی کو راضی کرکے گھر لے جانا اپنے نفس کے لئے ہے۔ اصل چیز تو یہ ہے کہ تم خدا تعالےٰ کے ساتھ صلح کرو۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

اس خواب کا مضمون تو ظاہر ہے۔ مگر مولوی سید سرور شاہ صاحبؓ کے داماد کا کیا مطلب ہے اس بات کی سمجھ نہیں آسکی۔ میں خواب میں اس شخص کو مولوی سید سرور شاہ صاحب مرحوم رضؓ کا موجودہ داماد نہیں سمجھتا بلکہ ایک اجنبی آدمی سمجھتا ہوں۔ غلام فرید کی تعبیر بھی صحیح طور پر معلوم نہیں ہو سکی۔ فرید کے لفظی معنے تو منفرد اور احد کے ہوتے ہیں اور غلام کے معنے عبد کے ہوتے ہیں۔ اس طرح غلام فرید کے معنے ہوں گے عبداللہ یا عبدالاحد۔ بہر حال فرید کے معنے سب سے زیادہ خدا تعالےٰ کی ذات پر ہی چسپاں ہوتے ہیں۔ یعنی ایسی ہستی جو اپنے کمالات اور خصوصیات کی وجہ سے منفرد حیثیت رکھتی ہو اور اسی کو ممتاز اور نمایاں حیثیت حاصل ہو۔ بعض دفعہ ایک نام بندوں کا بھی ہوتا ہے اور وہی نام خدا تعالےٰ کا بھی ہوتا ہے۔

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک لطیفہ سنایا کرتے تھے (عام طور پر فقیر جب کسی کے پاس جاکر سوال کرتے ہیں تو وہ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں کہ دستگیر کے نام ہمیں فلاں چیز دیدو۔ یا فلاں پیر کے نام ہمیں خیرات دیدو۔ انہوں نے بعض اصطلاحیں مقرر کی ہوئی ہیں۔ مثلاً جب وہ کہتے ہیں گیسوؤں والے کے نام پر دیدو تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ حضرت نظام الدین صاحب اولیاءؒ کے نام پر کچھ دیدو۔ اور جب انہوں نے خواجہ معین الدین صاحب چشتیؒ کا ذکر کرنا ہو تو وہ ان کا نام نہیں لیتے بلکہ کہتے ہیں خواجہ کے نام پر کچھ دیدو۔ اسی طرح جب انہوں نے حضرت سید عبدالقادر صاحب جیلانیؒ کا ذکر کرنا ہو تو وہ کہتے ہیں دستگیر کے نام کچھ دیدو۔ غرض انہوں نے ہر بزرگ کے متعلق الگ الگ اصطلاحیں مقرر کی ہوئی ہیں) حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نئے نئے اہلحدیث ہوئے تھے اور شرک کے خلاف ہمارے اندر بہت زیادہ جوش پایا جاتا تھا۔ ایک فقیر ہمارے پاس آیا جو بہت تجربہ کار اور کائیاں آدمی تھا۔ اس نے زور سے کہا۔ دلائیے کچھ دستگیر کے نام پر۔ میں نے توحید کے جوش میں آکر فقیر کو جواب دیا۔ میں تمہارے دستگیر کو نہیں جانتا۔ وہ فقیر چونکہ تجربہ کار اور خرانٹ تھا۔ اس نے میرے طرزِ کلام سے جھٹ سمجھ لیا کہ یہ کوئی اہلحدیث ہے اس لئے اس نے فوراً پینترا بدل لیا اور کہا "مولا خدا دے سوا بھی کوئی دستگیر ہے؟" اس پر میں خاموش ہوگیا۔ حالانکہ بات دراصل یہ تھی کہ جب اس نے دستگیر کے نام پر سوال کیا تھا تو دستگیر کے لفظ سے اس کی مراد حضرت سید عبدالقادر صاحب جیلانیؒ ہی تھے۔ مگر اس نے میرے اندر شرک کے خلاف جوش دیکھ کر بات بدل لی اور کہہ دیا "مولا خدا کے سوا بھی کوئی دستگیر ہے"؟ پس بعض اوقات ایک نام مشترک ہوتا ہے یعنی وہی نام کسی بندے کا بھی ہوتا ہے اور خدا تعالےٰ کا بھی ہوتا ہے جیسے حضرت سید عبدالقادر صاحب جیلانی کو بھی لوگ دستگیر کہتے ہیں اور خدا تعالےٰ کو بھی دستگیر کہا جاسکتا ہے۔ اور ایسا نام سننے والا کبھی کسی طرف دھیان کرتا ہے اور کبھی کسی طرف۔ کبھی تو وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ نام جو لیا گیا ہے یہ کسی انسان کا ہے اور کبھی وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ نام خدا تعالےٰ کا ہے۔ اسی طرح حضرت بابا فرید شکر گنجؒ والے بھی مشہور ہیں۔ وہ حضرت خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکی کے شاگرد تھے ان کا مزار پاکپتن میں ہے اور وہاں ایک بہت بڑا دروازہ بنا ہوا ہے۔ سال میں ایک دفعہ ان کے مرید وہاں جمع ہوتے ہیں اور کنجی لگا کر اس دروازہ کو کھولتے ہیں۔ اور لوگ اس دروازے سے گذرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ جو شخص اس دروازہ میں سے گذر جائے گا وہ بہشتی ہو جائے گا۔ سب سے پہلے بزرگ جو ہندوستان میں آئے اور جنہوں نے تبلیغ اسلام کی وہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب اجمیریؒ تھے ان سے کسب کمال اور علم حاصل کرکے حضرت خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکیؒ نے دہلی میں تبلیغ اسلام کا کام شروع کیا۔ دہلی میں قطب صاحب کی جو لاٹ ہے وہ انہی کے نام سے منسوب ہے۔ گو وہ لاٹ انہوں نے بنوائی نہیں بلکہ اسے ایک بادشاہ نے تیار کرایا تھا۔ مگر ان کی مشہوری کی وجہ سے عوام یہی سمجھتے ہیں کہ یہ لاٹ انہی کی ہے۔ حضرت خواجہ قطب الدین صاحب بختیار کاکیؒ سے ہی حضرت خواجہ فرید الدین صاحب شکر گنجؒ نے استفادہ حاصل کیا اور دین سیکھ کر پاکپتن چلے آئے اور یہاں آکر انہوں نے اسلام پھیلانے کا کام شروع کیا۔ اس وقت دہلی میں اسلام قائم ہو چکا تھا حضرت خواجہ نظام الدین صاحب اولیاءؒ کے والد نے ان سے کہا بیٹا! دہلی کا سارا علم تو پنجاب لے گیا ہے۔ اب میں تم پر تب خوش ہوں گا جب تم یہ خلافت پھر دہلی میں واپس لے آؤ۔ چنانچہ حضرت خواجہ نظام الدینؒ پاکپتن آئے اور حضرت خواجہ فرید صاحب شکر گنجؒ سے علم حاصل کرکے ایسے مقام پر پہنچ گئے کہ انہوں نے خرقۂ خلافت ان کو پہنایا اور پھر وہ واپس دہلی چلے گئے۔ جہاں انہوں نے اسلام کا جھنڈا گاڑا۔ غرض حضرت خواجہ فرید صاحب شکر گنجؒ والے بہت بڑے بزرگ گذرے ہیں۔ ہمارے ملک میں جب لوگ کسی کا نام غلام فرید رکھتے ہیں تو ان کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ یہ بچہ حضرت خواجہ فرید صاحب شکر گنجؒ کا غلام ہے۔ لیکن ایک موحد شخص جب اپنے بچہ کا نام غلام فرید رکھتا ہے تو اس کی مراد یہ ہوتی ہے کہ فرید یعنی منفرد یعنی احد کا غلام یا دوسرے لفظوں میں اس کا نام ہوگا غلام اللہ۔ اور اصل بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ذات سے کون اعلیٰ اور ارفع ہو سکتا ہے جس کی طرف ایسا نام منسوب کیا جائے۔ پس خواب میں جو ملک غلام فرید صاحب کا ذکر آیا ہے۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ غلام فرید سے مراد غلام اللہ ہے یا عبداللہ ہے یعنے ایسا انسان جو خدا تعالےٰ کی توحید پر کامل ایمان رکھتا ہو اور وہ صحیح معنوں میں موحّد ہو۔ اور وہ مولوی سید سرور شاہ صاحب رضؓ کے داماد کو سمجھا رہا ہے کہ تمہارے اندر فلاں عیب ہے یا فلاں غلطی ہے تمہیں اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ گویا وہ اس کو نصیحت کر رہا ہے۔ پھر اس خواب سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس شخص کا سلوک کمزوروں اور ماتحتوں سے اچھا نہیں۔ اسی طرح اس رؤیا کے الفاظ سے یہ بھی ایک سبق حاصل ہوتا ہے کہ انسان اگر دنیا کے لوگوں کے ساتھ صلح بھی کرے تو یہ اس کی نفس پرستی ہوگی اور اس کا صلح کرنا اپنے نفس کی خواہش کو پورا کرنا ہوگا۔

**درخواست دعا** میرے خالہ زاد بھائی عزیزان ذکاء اللہ۔ محمد احمد و محمد اکرم راولپنڈی میں بعارضہ پیچش و اسہال بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار محمد عبداللہ اعجاز

# ہوائی حملے سے بچاؤ کی تدابیر (۲)

## حملہ کے دوران میں جب آپ خطرے کا الارم سنیں اگر گھر پر ہوں تو:—

۱۔ فوراً پناہ گاہ میں چلے جائیں۔ باہر مت نکلیں۔

۲۔ تمام بغیر ڈھانپی ہوئی ہر قسم کی روشنی کو یا انگیٹھیوں میں آگ وغیرہ ہو تو بجھا دیں۔ بہتر ہو کہ بجلی کے میٹر کو بھی بند کر دیں۔ اور لیمپ کی روشنی سے کام لیں۔

۳۔ کھڑکیاں کھلی رکھیں۔ لیکن اگر آپ گیس کا الارم سنیں۔ تو کھڑکیاں فوراً بند کر دیں۔ تاکہ باہر سے کسی قسم کی گیس اندر داخل نہ ہو سکے۔

۴۔ خوف کا احساس کہ گھبراہٹ نہ ہوں

۵۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ کیا ہو رہا ہے۔ کبھی بھی کھڑکیوں یا دروازوں سے باہر نہ جھانکیں۔ کیونکہ ایسا کرنا خطرناک ہے۔

۶۔ حملہ کے وقت ہنگامی پیغام دینے کے لئے ٹیلیفون صرف اے۔ آر۔ پی کے لئے مخصوص ہوتے ہیں۔ لہٰذا اپنے ٹیلیفون کو غیر اہم کام کے لئے استعمال کرنے کی کوشش نہ کریں۔

(۷) اپنے در کو ہمیشہ دوسروں کے لئے کھلا رکھیں ہو سکتا ہے کسی مسافر کو پناہ لینی پڑے۔

(۸) پناہ گاہ میں نہ تو دیواروں کا سہارا لیں۔ اور نہ ہی کھڑے ہوں۔ دونوں صورتیں خطرناک ہیں۔ بیٹھ جائیں اگر ہو سکے تو لیٹ جائیں۔

(۹) اگر حملہ طویل ہو۔ اور اندر بیٹھے بیٹھے دل گھبرا رہا ہو۔ تو مکان کے اندر تفریح کے لئے کوئی شغل جاری رکھیں۔ تاکہ طبیعت پریشان نہ ہو

## اگر گھر سے باہر ہوں تو

۱۔ اگر آبادی کے نزدیک ہوں۔ تو فوراً ہی کسی نزدیکی عمارت میں چلے جائیں۔ اور جب تک خطرہ دور نہ ہو۔ وہیں پر رہیں۔ اگر کھلے میدان میں یا آبادی سے دور ہوں۔ تو فوراً زمین پر اوندھے لیٹ جائیں۔ کانوں میں انگلیاں اور دانتوں کے درمیان نرم لکڑی یا تہ کیا ہوا کپڑا دبا رکھیں چھاتی کو کہنیوں کے سہارے سے زمین سے اونچا رکھیں اگر کوئی کھائی یا گڑھا وغیرہ مل جائے۔ تو وہ زیادہ موزوں ہوگا۔ پختہ سڑک پر کبھی نہ لیٹیں۔ ہمیشہ نرم زمین کا انتخاب کریں۔

۳۔ اگر دیوار کے نزدیک پناہ لینی ہو۔ تو اس کی اونچائی سے کم از کم آدھے فاصلے پر لیٹیں۔ تاکہ آپ گرتے ہوئے ملبہ سے محفوظ رہ سکیں۔

۴۔ پناہ لینے کے لئے بھاگتے ہوئے نہیں بلکہ تیزی سے چلتے ہوئے جائیے۔ ہجوم کی صورت میں بھاگنے سے اول تو دہشت پھیلنے کا خطرہ ہے دوسرے اس ہجوم میں جو کمزور آدمی ہوں گے ان کو بری طرح زخمی ہونے کا اندیشہ ہے۔

۵۔ اگر آپ مکان سے کافی فاصلہ پر ہیں۔ تو گھر پہنچنے کی کوشش نہ کریں۔ آپ کو گلیوں میں چلنے پھرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ کیونکہ ایسا کرنے سے آپ کے خطرناک طور پر زخمی ہو جانے کا امکان ہے۔

۶۔ کسی ملٹری گودام۔ بجلی پاور ہاؤس اور ریلوے سٹیشن کے نزدیک حملے کے وقت ہرگز پناہ نہ لیں

## تانگہ یا بیل گاڑی

اگر آپ تانگہ یا بیل گاڑی پر سفر کر رہے ہوں۔ تو فوراً گاڑی کو سڑک کے ایک طرف کھڑا کر دیں۔ اور جانوروں کو کھول کر کسی درخت وغیرہ کے ساتھ باندھ دیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو۔ تو تانگہ یا بیل گاڑی کے دونوں بانسوں کے درمیان اس طرح پر باندھیں کہ اس کا منہ گاڑی کی طرف ہو جائے۔

## موٹر کی صورت میں

موٹر کے شیشے اتار کر سڑک کے کنارے اس طرح لگا دیں۔ کہ سورج کی شعاع اس کے شیشوں پر نہ پڑے اور کار کی چابیاں موٹر میں ہی چھوڑ دیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کسی اہم ضرورت کے لئے آپ کی کار کو استعمال کرنا پڑے۔ اور آپ خود باہر نکل کر پناہ لے لیں۔

## ریل میں سفر کرتے ہوں تو

فوراً بتیاں بجھا کر سیٹ کے نیچے لیٹ جائیں کھڑکی سے باہر ہرگز نہ جھانکیں۔

## سینما ہال میں ہوں تو

اطمینان سے شو دیکھتے جائیے۔ باہر کی نسبت آپ وہاں پر زیادہ محفوظ ہیں۔ بجلی فیل ہو جانے کی صورت میں بھی مالکان سینما کو ہدایات ہیں کہ وہ تفریح کیلئے کوئی مشغلہ جاری رکھیں مثلاً گراموفون ریکارڈ وغیرہ اگر نزدیک خندقیں ہوں تو ان میں باقاعدہ طور پر پناہ لیں۔

## جانوروں کے لئے ہدایات

جانوروں مثلاً گائے۔ بھینس۔ بھیڑ۔ بکری کے ریوڑ کو فوراً کسی احاطہ میں بند کر دینا چاہیئے۔ آپ کے گھر یا نزدیک آگ لگنے کی صورت میں نزدیکی وارڈن یا محلہ کی آگ بجھانے والی پارٹی کو مطلع کر دیں۔

## ہوائی حملے کے بعد

جب آپ "حملہ آور چلے گئے" کا الارم سنیں۔ تو حسب معمول اپنے کام میں لگ جائیں۔

(۲) مجمعوں میں جا کر مت کھڑے ہوں۔

(۳) نقصان دیکھنے بھی مت جائیں دوسرے لوگوں کی بربادیاں آپ کے لئے تماشہ نہ بن سکیں۔

(۴) ٹوٹے ہوئے برقی تار یا ٹوٹی ہوئی گیس کی نلکی کے قریب ہرگز نہ جائیں۔

۵۔ آگ بجھانے والوں یا خطرہ سے نکالنے والوں کے پاس بھیڑ نہ لگائیں۔ (۶) کسی بھی اے۔ آر۔ پی کے رکن کو اگر وہ امداد طلب کرے ضرور امداد دیں۔ (۷) اگر آپ ابتدائی طبی امداد کا کام نہ جانتے ہوں۔ تو زخمیوں کو ہاتھ نہ لگائیں۔ بلکہ فرسٹ ایڈ پوسٹ کی طرف اطلاع کرنے کے لئے دوڑیں (۸) بغیر پھٹے بم یا گولے کو چھونا تو درکنار اس کے قریب تک نہ جائیں۔ بے گھر ہونے والوں کی امداد کریں۔ (۹) خطرہ ٹلنے کا الارم سنتے ہی اپنے روزمرہ کے کام میں مشغول ہو جائیں (۱۰) دیگر متعلقہ اطلاعات حاصل کرنے یا دینے کے لئے نزدیکی پوسٹ یا پولیس کی چوکی پر جاویں

خدا اس کی مدد کرتا ہے۔ جو خود اپنی مدد آپ کر سکے لیکن اپنی مدد آپ کرنے کے لئے ضروری اصولوں اور مناسب طریقوں کا علم ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ علم بذات خود ایک ناقابل تسخیر طاقت ہے۔ اس لئے اگر قوم کا ہر فرد اور ملک کا ہر ایک باشندہ انفرادی طور پر یہ طاقت پیدا کرے۔ تو مجموعی طور پر اس سرزمین کے لئے یہ قوت عظمیٰ ہوگی۔ اسی میں قومی زندگی اور ملکی سلامتی کا راز مضمر ہے۔

(پاکستان زندہ باد)

# میرے گناہوں کی شامت اعمال نے مجھے سولھویں اور سترھویں سال کی قربانی سے مستفید نہ ہونے دیا!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور راولپنڈی سے ایک مخلص دوست جن کے ذمہ پندرھویں سال کا ۶۰ سولھویں سال کا ۶۵ بقایا ہے اور سترھویں سال کا وعدہ ۷۰ ہے۔ بقایا کی ادائیگی کے لئے مہلت کے متعلق لکھتے ہیں۔

"خاکسار نے حضور اقدس کی خدمت میں ماہ جولائی تک بقایا ادا کرنے کی مہلت لی تھی۔ لیکن اس دوران میں ادا نہ کر سکا۔ کیونکہ مجھے محکمہ کی طرف سے چار ماہ کی رخصت ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا امتحان دینے کیلئے بلا تنخواہ قرار دیا گیا۔ اس لئے جولائی تک ادا نہ کر سکا۔ اب ڈیوٹی پر یکم اگست سے آگیا ہوں۔ حضور مجھ غریب پر رحم فرمائیں۔ اور جب وعدہ وقت کے اندر نہ ادا کر سکنے کی معافی فرما کر ازراہ شفقت ماہ اکتوبر تک ادا کرنے کی مہلت عطا فرمائیں۔ حضور سے درخواست ہے کہ حضور اللہ تعالیٰ کے حضور میری غلطیوں۔ کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔ اور خدمت دین کی توفیق بخشنے کی دعا فرمائیں"

جن دوستوں کے ذمہ تحریک جدید کے دفتر اول کا بقایا ہے۔ اور وہ ادا نہیں کر سکے۔ تحریک جدید کی اہم ضروریات کے پیش نظر انہیں اپنا نہ صرف بقایا جلد تر ادا کرنا چاہیئے۔ بلکہ سترھویں سال کی رقم بھی بقایا کے ساتھ ادا کر کے تحریک جدید کے تبلیغی جہاد میں شامل رہنے کی اللہ تعالیٰ کے حضور سے توفیق مانگیں۔

(۲) "تحریک جدید کے تیرھویں سال تک چندہ دیتا رہا ہوں۔ اس کے بعد بعض حالات کی وجہ سے نہ دے سکا۔ اب میں ان سالوں کا چندہ دینا چاہتا ہوں۔ جو کہ بیچ میں رہ گئے ہیں۔ اس لئے مشکور ہوں گا اگر آپ مجھے بقایا کی تفصیل لکھ دیں۔ میں ان تین سالوں کا بقایا چندہ قسط قسط ادا کر دوں گا۔ یکمشت ادا کرنے کی ابھی حالات اجازت نہیں دیتے۔" تحریک جدید کے تبلیغی جہاد کی اہمیت اور ضرورت ایسی نمایاں اور ظاہر ہو چکی ہے۔ کہ اس سے پیچھے قدم کبھی نہیں ہٹایا جا سکتا۔ کیونکہ جس جہاد میں تیرہ سال تک شمولیت کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے۔ وہ آئندہ بھی اس میں شامل رہنے کی سعادت بخش دے گا۔ ان کا معاملہ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش ہوا۔ تو حضور نے ان کو بقایا ادا کرنے کی مہلت عطا فرمائی۔

(۳) "پیارے آقا! اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان تھا۔ کہ اس نے خاکسار کو دفتر اول کے تحریک جدید کے پندرھویں سال تک شمولیت کرنے کی توفیق بخشی۔ لیکن محض میرے گناہوں کی شامت نے مجھے سولھویں اور سترھویں سال اس قربانی سے مستفید نہ ہونے دیا اور نہ میں نے وعدہ کیا جس کی وجہ جماعت سے غلطاً علیحدگی و دوری اور میری سستی اور تساہل تھا۔ گذشتہ جمعہ عہد اس نے جب عہد دہرایا۔ تو دل میں اس چیز کا سخت احساس ہوا۔ کہ خدا کے سامنے اقرار تو اس چیز کا کہ "اپنی جان۔ مال عزت اور وقت قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہوں گا" لیکن جب امام ایدہ اللہ تعالیٰ قربانی کا مطالبہ فرمائیں۔ تو اس پر خاموشی میں اس وقت محسوس کر رہا تھا کہ میں اپنے مولا حقیقی کے سامنے نعوذ باللہ غلط بیانی سے کام لے رہا ہوں۔ اور دل میں عہد کر لیا کچھ بھی تکلیف ہو۔ سولھویں اور سترھویں سال کا چندہ تحریک جدید ضرور ادا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہوا۔ کہ اس نے جلدی ہی میرے لئے سامان پیدا فرما دیئے۔ چنانچہ آج میں ۱۲/۱۳۰ روپے ادا کر رہا ہوں۔ ساتھ ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور سولھویں سال کا ۵/۱۲ ۶ اور سترھویں سال کا ۶/۶ روپیہ کا وعدہ پیش کر رہا ہوں۔ حضور ازراہ ترحم قبول فرما کر دعا فرمائیں۔ کہ یہ رقم جلد تر پیش حضور کر دوں گا۔" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کا وعدہ ۱۳۱/۱۲ قبول فرما کر جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اول کے جہاد میں شامل ہے۔ اور کسی نہ کسی وجہ سے کچھ سالوں کا نہیں دے سکا۔ وہ اب بقایا ادا کر سکتا ہے۔ اور دفتر اول کے جہاد کبیر میں شمولیت کی سعادت کا فخر حاصل کر سکتا ہے۔

جن دوستوں نے سترھویں سال کے وعدوں کی رقوم اب تک ادا نہیں کی ہیں۔ ان کو معلوم ہے کہ سال میں سے آٹھ ماہ گذر چکے ہیں۔ نواں مہینہ جا رہا ہے۔ جو اس سال کا آخری وقت ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے وعدے کی رقوم جلد سے جلد ادا کریں۔ ایسا نہ ہو کہ ان کی سستی اور غفلت کی وجہ سے اور اس وسوسہ کے سبب کہ ابھی وقت ہے یہ تھوڑا وقت بھی ختم ہو جائے اور وہ اس ثواب سے محروم رہ جائیں۔ اور ان کا دل۔ ان کا ایمان ان کو شرمسار کرے۔ کہ کیوں اپنے اوپر تنگی ڈال کر بھی وقت کے اندر ثواب حاصل نہ کر لیا۔ پس اس وقت کو غنیمت سمجھیں اور اپنے سترھویں سال کے وعدہ کی رقوم فوری ادا کرنے کا ماحول ابھی سے پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

# پروگرام دورہ انسپکٹر بیت المال بہار

## از مورخہ ۲/۸/۵۱ تا ۳۰/۸/۵۱

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ کے عہدیداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ماہ اگست ۱۹۵۱ء میں بغرض معائنہ حسابات وصولی چندہ جات دورہ کریں گے۔ توقع کی جاتی ہے کہ متعلقہ عہدیداران انسپکٹر صاحب موصوف سے اس سلسلہ میں پورا پورا تعاون کر کے ممنون فرماویں گے

(ناظر بیت المال قادیان)

| نمبر شمار | نام جماعت | تواریخ قیام | نمبر شمار | نام جماعت | تواریخ قیام |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | سیوان | ۲/۸/۵۱ | ۹ | ڈسکا مع آرہ | ۱۶/۸/۵۱ |
| ۲ | مظفرپور | ۲ تا ۴/۸/۵۱ | ۱۰ | بھاگلپور | ۱۷ تا ۱۸/۸/۵۱ |
| ۳ | صدتی ہاری | ۵/۸/۵۱ | ۱۱ | خانپور ملکی مع بلاری | ۱۹، ۲۰، ۲۳/۸/۵۱ |
| ۴ | مظفرپور | ۵ تا ۶/۸/۵۱ | ۱۲ | مونگھیر | ۲۴ " ۲۵/۸/۵۱ |
| ۵ | بیگوسرائے | ۷ " ۸/۸/۵۱ | ۱۳ | اورین | ۲۶ " ۲۷/۸/۵۱ |
| ۶ | پرکھوپچی | ۸ " ۱۰/۸/۵۱ | ۱۴ | کیول | ۲۸/۸/۵۱ |
| ۷ | بیگوسرائے | ۱۰ " ۱۱/۸/۵۱ | ۱۵ | پٹنہ | ۲۸ تا ۲۹/۸/۵۱ |
| ۸ | بھاگلپور مع بہرہ پورہ وغیرہ | ۱۱ " ۱۵/۸/۵۱ | | گیا | ۳۰/۸/۵۱ |

## ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں!

## اسلام پور اسٹیٹ سندھ کے حصہ داران کو ضروری اطلاع

اسلام پور اسٹیٹ واقع سندھ کی زمین منسوخ ہو چکی ہے۔ اس کے بحال کرنے کی یہی صورت ہے کہ گورنمنٹ کو ساٹھ ہزار روپیہ جلد سے جلد ادا کیا جائے۔ میں نے اپنی نہایت قیمتی اراضی کم قیمت پر فروخت کر کے تیس ہزار روپے کا انتظام کیا ہے۔ مگر تیس ہزار روپے کی اور ضرورت ہے اس لئے تمام حصہ داران کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کل اراضی پر پانچ روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے رقم جلد از جلد محاسب صدر انجمن احمدیہ کے پاس میری امانت میں جمع کروا کر مجھے اطلاع دیں۔ اگر گورنمنٹ نے زمین بحال نہ کی۔ اور رقم واپس لی تو یہ رقم حصہ داران کو واپس کر دی جائیگی
چاہیئے کہ پندرہ دن کے اندر اندر یہ رقم محاسب صدر انجمن کے پاس جمع ہو جائے۔ بحالی کی امید کی یہی ایک صورت ہے زمین کی ضبطی کی صورت میں ہمارا قیمتی سامان از قسم مویشی و مکانات و مشینری جو اسٹیٹ پر کئی ہزار روپے کا ہے ضبط ہو جائیگا
۔ ۱۳۰ ایکڑ کے قریب زمین قابل فروخت بھی ہے اس لئے اس رقم کو پورا کرنے کیلئے نئے حصہ داران بھی ملائے جا سکتے ہیں
(چوہدری) فتح محمد سیال معرفت چوہدری ناصر محمد سیال ۱۲۲ سی ماڈل ٹاؤن لاہور

## ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے فیڈ بلڈ ٹھیکیداروں سے سر بمہر ٹینڈر افسر دستخط کنندہ ذیل ۲ بجے دوپہر تک وصول کریں گے۔ یہ ٹینڈر مخصوص فارم پر بھیجے جائیں۔ جو اس دفتر سے بحساب ایک روپیہ فی فارم ۲۲، اگست ۱۹۵۱ء کے بارہ بجے دوپہر تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ٹینڈر اسی روز تین بجے سہ پہر حاضرین کے سامنے کھولے جائیں گے۔

| نمبر شمار | کام | کام کی تخمینی لاگت جس میں ٹینڈر کی فیصد شرح بھی شامل ہے۔ | زربیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر این۔ ڈبلیو۔ آر لاہور کے پاس جمع کرانی ہوگی۔ |
|---|---|---|---|
| (۱) | دیونا جلیانی کے مقام پر سیلاب سے نقصان رسیدہ چھ کوارٹروں والے امدادی مزدوروں کی عمارت کو دوبارہ بنانا اور چھ زائد کوارٹر تعمیر کرنا | پندرہ ہزار روپیہ | تین سو روپیہ |
| (۲) | پی۔ ڈبلیو۔ آئی سیالکوٹ کے دفتر اور ورکشاپ کو دوبارہ تعمیر کرنا | آٹھ ہزار روپیہ | تین سو روپیہ |

۲۔ مفصل شرائط وضوابط دستخط کنندہ ذیل افسر کے دفتر میں ہر حاضری والے دن ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

**ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور**



## پرچہ نہ ملنے کی شکایت

اگر کسی دوست کو کوئی پرچہ نہ ملے ۔۔ تو

اوّل:۔ دفتر ہذا کو اس پرچہ کے نمبر اور تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اندر مطلع فرمائیں

دوئم:۔ اپنے حلقہ کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات کو شکایت تحریر فرمائیں۔

محض یہ لکھ دینا کہ "پرچے باقاعدہ نہیں ملتے" یا "کئی پرچے نہیں ملے" کارروائی کے لئے کافی نہیں۔

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جب بھی کسی دوست کی جانب سے معین شکایت موصول ہوتی ہے دفتر ہذا اس پر سپرنٹنڈنٹ صاحب R.M.S لاہور کو تحریری طور پر توجہ دلاتا ہے۔ اگر احباب جنہیں شکایت ہو) اپنے حلقہ کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات کو بھی شکایت تحریر کریں۔ تو جلدی تدارک ہو سکتا ہے۔ (مینیجر)

## بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

اللہ اللہ قرآن پاک کی پاک آیات سے (نعوذ باللہ) یہ مذاق تو کفار کو کرنے کی کبھی جرأت نہ ہوئی ہوگی۔ ہمیں یاد پڑتا ہے کہ جب ہم نے آپ کے ان مضامین کا "ترجمان القرآن" میں مطالعہ کیا تھا۔ تو ان میں سے ایک میں آپ نے یہ تسلیم کیا تھا۔ کہ قرآن کریم تو اس بارہ میں خاموش ہے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تعامل سے قتل مرتد کا مسئلہ صاف صاف ثابت ہوتا ہے۔ افسوس کہ اصل چیز اس وقت ہمارے سامنے نہیں ہے۔ ہم مودودی صاحب کی جماعت والوں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اصل مضامین ضرور پڑھیں۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ اسی مطلب کی عبارت ان کو ضرور ملے گی۔ جو شاید اب نکال دی گئی ہے۔ اور اس کی جگہ یہ ابتدائی حصہ شامل کر دیا گیا ہے۔ (لباقی)

## وزیر خارجہ ترکیہ معاہدہ اوقیانوس پر گفتگو کریں گے

انقرہ ۷ راگست۔ یہاں بتایا گیا ہے۔ کہ ترک وزیر خارجہ سید فواد کوپرلو عنقریب مغربی یورپ آ رہے ہیں۔ برطانیہ اور فرانس کا دورہ کر کے وہ ڈنمارک، ہالینڈ اور بلجیئم جائیں گے۔ یہاں کے باخبر حلقوں کا خیال ہے۔ کہ سید کوپرلو شمالی اوقیانوسی معاہدہ کے ارکان کی اس کانفرنس کے سلسلہ میں جو ستمبر میں منعقد ہونے والی ہے۔ اور جس میں توقع ہے کہ اس مسئلہ کا فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ ترکی کو معاہدہ اوقیانوس میں شریک ہونا چاہیئے یا نہیں یقینی کیا جاتا ہے۔ کہ سید کوپرلو کو امید ہے کہ ذاتی رابطے قائم کر کے وہ معاہدہ اوقیانوس میں شریک چھوٹے ملکوں کو اس پر راضی کر سکیں گے۔ کہ معاہدہ میں ترکیہ کی شمولیت کے متعلق وہ منفی رویہ نہ اختیار کریں۔ (اسٹار)

## اردن کے لئے عالمی ادارہ صحت کی امداد

عمان ۷ راگست۔ اردن کی حکومت کو اقوام متحدہ کے عالمی ادارہ صحت سے ایک مراسلہ موصول ہوا ہے جس میں ادارہ کی اس کانفرنس کے فیصلے کی تفصیلات درج ہیں۔ جو گذشتہ مئی میں جینوا میں منعقد ہوئی تھی۔ ان فیصلوں کے مطابق ۱۵۱۵۸ ڈالر کی رقم اردن کے لئے منظور کی گئی ہے۔ جس میں ۵۸۹ ۲۲ تپ دق کے انسداد کے لئے ۸۶۶۲ زچہ اور بچہ کی صحت کی نگرانی کے لئے ۲۸۹۵۹ ملیریا کے انسداد کے لئے اور بقیہ دیہی ترقی کے مرکزوں کے لئے ہیں۔ (اسٹار)

## عربوں کے لئے امریکی امداد

واشنگٹن ۷ راگست۔ اس وقت سینیٹ کی تعلقات خارجہ کی کمیٹی صدر ٹرومین کے مشرق وسطیٰ کی امداد کے ۱۲۵۰۰۰۰۰۰ ڈالر کے پروگرام کا مطالعہ کر رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان ممالک کے دفاع اور دوسری فوری ضروریات کے پیش نظر ان کی امداد کے لئے جو رقم (۲ کروڑ ۳۵ لاکھ ڈالر) منظور کی گئی ہے۔ وہ ناکافی ہے اور سینیٹ کمیٹی کو اس رقم میں اضافہ کا مشورہ دیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

## اردن اور لبنان آپس میں تعاون کریں گے

بیروت ۷ راگست۔ لبنانی وزیر خارجہ مسٹر چارلس ہیلو نے ایوان نمائندگان میں بتایا ہے۔ کہ لبنانی حکومت نے دونوں ممالک میں باغیانہ سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے مشترکہ کوشش کے متعلق اردنی حکومت سے گفت و شنید کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اردن کے حکام لبنان سے تعاون کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اور لبنانی حکومت ایک مشن عمان روانہ کر رہی ہے۔ وزیر مذکور نے بتایا کہ اردنی حکومت سے اس مسئلہ پر بات چیت ریاض الصلح کے قتل کے بعد ہوئی ہے۔

## طلبا کا وفد مشرق وسطیٰ کا دورہ کریگا

لندن ۷ راگست۔ اکتیس نوجوان انگریزوں کا ایک وفد جس کا ہر رکن اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے اعلان کا حامی ہے۔ مشرق وسطیٰ اور متعدد یورپی ملکوں کا دورہ کرنے کے لئے یہاں سے روانہ ہو گیا ہے۔ یہ وفد آج بیروت پہنچنے والا ہے۔ الغزہ، استنبول اور لندن واپس آنے سے پہلے وفد کے ارکان دمشق حلب اور عمان بھی جائیں گے۔ ایک افتتاحی تقریب میں برطانیہ کے ہوا کے ڈائریکٹر جنرل مسٹر گیرلڈ بیری اور عرب اور مشرق وسطیٰ کے ممالک کے سفارتی نمائندوں نے گرمجوشی سے انہیں رخصت کیا۔ اس وفد کا مقصد جن ممالک میں یہ جائیگا وہاں کے مجلسی حالات کا معائنہ اور وہاں کے لوگوں سے تبادلہ خیالات ہے۔ برطانیہ واپس آ کر یہ لوگ اپنے مشاہدات اور تجربوں کے متعلق رپورٹ مرتب کریں گے۔

## فوجی سامان کی کوریا کو برآمد روک دی

نیویارک ۷ راگست۔ یمن اب تک مشرق وسطیٰ کا واحد ملک ہے۔ جس نے مجلس اقوام کی جنرل اسمبلی کی ۱۸ رمئی والی قرارداد پر عمل کیا ہے۔ جس میں اشتراکی چین یا شمالی کوریا کو فوجی سامان کی برآمد روکنے کو کہا گیا ہے۔ اقوام متحدہ میں یمنی نمائندہ سید عبد الرحمن ابو طالب نے سکرٹریٹ کو مطلع کیا ہے کہ ۱۴ کو ان کے ملک نے یہ برآمد روک دی ہے۔ کسی اور عرب نے اب تک یہ نہیں بتایا ہے۔ کہ اس قرارداد کے سلسلہ میں وہ

## نظام دکن کی ۵۵ کروڑ روپے کی جائیداد ضبط کر لی گئی

کراچی ۷ راگست۔ مسٹر یسین زبیری صدر نواب بہادر یار جنگ میموریل سوسائٹی کراچی نے اعلان کیا ہے۔ کہ نظام دکن کی تقریباً ۵۵ کروڑ روپے کی جائداد اور ہیرے جواہرات یا تو حکومت ہندوستان نے فروخت کر دیئے ہیں۔ یا ضبط کر لئے ہیں۔ علاوہ ازیں حیدرآباد دکن کے مسلمانوں کی جائیداد نقدی جو ضبط کر لی گئی ہے۔ اس کا اندازہ بھی ۱۳ ارب کے لگ بھگ ہے۔ مسٹر زبیری نے فرمایا۔ کہ یہ صرف اندازہ ہے۔ اس میں ابھی بعض افراد کا نقصان جمع نہیں کیا گیا۔ جو ۶ کروڑ روپے کے لگ بھگ ہے۔

## عورتوں کو ٹریننگ دینے کا فیصلہ

راولپنڈی ۶ راگست خواتین کے جلسہ میں اس امر کا فیصلہ کیا گیا کہ عورتوں کو فرسٹ ایڈ اور ہوائی حملہ سے بچاؤ کی تربیت دی جائے۔

بیگم ناصرہ صدیقی کے دولت کدہ پر عورتوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں اس امر کا فیصلہ کیا گیا کہ عورتوں کو کارخانوں۔ کھیتوں اور دوکانوں میں کام کرنے کی بھی ٹریننگ دی جائے۔ موٹر چلانے اور سائیکل چلانے کی ٹریننگ دینے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔

## برطانیہ سے صلح کا دروازہ بند ہو گیا ہے

قاہرہ ۷ راگست۔ مصر کے وزیر خارجہ صالح الدین پاشا نے آج پارلیمنٹ میں اس امر کا اعلان کیا ہے کہ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ہربرٹ موریسن نے اینگلو مصری بات چیت کا دروازہ بند کر دیا ہے۔

## سید قاسم رضوی کو اپیل کی اجازت مل گئی

حیدرآباد دکن ۷ راگست۔ حیدرآباد کورٹ کے ڈویژن بنچ نے اس امر کا فیصلہ دیا کہ سید قاسم رضوی اور ان کے چار ساتھیوں کو اس امر کی اجازت دی جائے کہ وہ بی بی نگر ڈکیتی کیس کے فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر سکیں۔ علاوہ ازیں اس بنچ نے حکومت حیدرآباد کی اس درخواست کو رد کر دیا کہ وہ سید قاسم رضوی اور سید محسن رضا کو شعیب اللہ کے قتل کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کرنے دے۔ انہوں نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ایسی کوئی وجہ نہیں کہ حکومت کو سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کی اجازت دی جائے۔

## میر لائق علی نیویارک میں

نیویارک ۶ راگست میر لائق علی سابق وزیر اعظم حیدرآباد کل لندن سے ہوائی جہاز کے ذریعہ نیویارک پہنچے۔ آپ نے ہوائی اڈہ پر نامہ نگاروں کو بتایا کہ میں کاروباری سلسلہ میں یہاں پہنچا ہوں ـــ ہوائی اڈہ پر آپ کا خیر مقدم حیدرآباد ریلیف ری ہیبلی ٹیشن ٹرسٹ کے نمائندے نے کیا۔ نیویارک پولیس کے دو سراغ رساں بھی ہوائی اڈہ پر موجود تھے۔ جو ہر امتیازی مہمان کی نگرانی کے لئے پولیس کی طرف سے مقرر کئے جاتے ہیں ـــ آپ نے یہ بھی بتایا کہ آپ ۱۵ دن نیویارک میں قیام کریں گے

## پاکستان کا اقتصادی بائیکاٹ کرنیکا مشورہ

کلکتہ ۷ راگست۔ ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے بھارت سرکار کی تجارتی پالیسی پر نکتہ چینی کی اور کہا کہ بھارت سرکار کو ایسے نازک موقع پر پاکستان کو کوئلہ سپلائی نہیں کرنا چاہیئے۔ آپ نے مزید کہا کہ بھارت سرکار پاکستان کو جنگی اہمیت کا حامل کوئلہ سپلائی کر کے اسے بھارت کے خلاف جنگی تیاریاں کرنے میں مدد دے رہی ہے۔ اور اس طرح اپنے ملکی مفاد کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ آپ نے یہ تجویز کی کہ پاکستان کی جنگی تیاریوں کو ناکام بنانے کے لئے اس ملک کا اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ مہاجر مسئلہ حل کرنے میں ناکامی کی وجہ سے کانگرس گورنمنٹ بدنام ہو چکی ہے۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ یو پی اور بنگال کے ہندوؤں کو بھارت کا شہری قرار دیا جائے۔ اس طرح گورنمنٹ کو ان کی حفاظت کی ذمہ لینی پڑے گی۔ یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ اور اس سلسلہ میں جتنی تاخیر ہوگی۔ اسی قدر زیادہ نقصان ہوگا۔

## حاجیوں کے لئے فوجی طیارہ

دمشق ۷ راگست۔ شامی وزارت دفاع اس پر آمادہ ہو گئی ہے کہ اس سال فوجی طیاروں پر حاجیوں کو مکہ معظمہ کیا جائے۔ (اسٹار)

## اشتراکی حاجی؟

بیروت ۷ راگست۔ یہاں کہا جا رہا ہے کہ اس سال حج کے موقعہ پر حاجیوں میں اشتراکی پراپیگنڈے کے لئے اشتراکیوں کو حاجیوں کے بھیس میں حجاز کے مقدس مقامات کو روانہ کیا جا رہا ہے تمام عرب ممالک کے حفاظتی افسروں کو ان اشتراکیوں سے ہوشیار رہنے کی ہدایت کر دی گئی ہے (اسٹار)